M T W T F S

تاریخ: _____

سوال نمبر 01

آج کی منتشر امہ کو متحد کرنے کا لائحہ عمل

تعارف:

تاریخ اتار چڑھاؤ اور عروج زوال کے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ جب اقوام انفرادی فائدے کے لیے اجتماعی قوت کو کھو بیٹھیں یا کم متحد ہو کر اپنی معاشرتی و معاشی حیثیت کو دوبالا کر لیتی۔ مجھ اس اصول پر ہی آج مسلم امہ اپنے انفرادی فائدوں کی غرض سے اجتماعی قوت سے محروم ہے۔ مسلم امہ فرقہ بازی سے لے کر سیاسی و معاشی نقطہ نظر میں ایک دوسرے سے ایک سو اسی ڈگری کے زاویے پر منتشر ہیں۔ لیکن اسلام تو ایک مکمل ضابطہ فراہم کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات قرآن میں ارشاد فرماتی ہے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام اور تفرقہ بازی میں نہ پڑو۔ اگر مسلمان اپنی دینی تعلیم اور جدید تعلیم کے سرائے میں ایک منظم فریم ورک پر عمل کریں تو مسلم اقوام اپنی گم شدہ عظمت کو حاصل کر سکتی ہے۔

M T W T F S

تاریخ:

اقبال
جیسے علامہ فرماتے ہیں

ایک ہو جاؤ مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

(ڈاکٹر علامہ محمد اقبال)

آج کے دور میں مسلم اُمہ کے منتشر ہونے کی بڑی وجوہات:

1۔ تفرقہ کی بنیاد پر اختلاف قائم رکھنا:

آج کے جدید ٹیکنالوجی کے دور میں جہاں یورپی ممالک ایک دوسرے سے آگے نکل رہے ہیں وہاں مسلم اُمہ اپنے زوال کا شکار ہے مسلم اُمہ مختلف میں تفرقہ بازی کے اختلافات میں ایک دوسرے سے دور جا رہی ہیں حالانکہ اسلامی تعلیمات آج بھی موجودہ مسائل کو حل کرنے کا جدید طریقہ فراہم کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات قرآن میں ارشاد فرمائی ہے۔

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ بازی مت پڑو"

(القرآن)

2) خلافت کے نظام کی عدم موجودگی

اسلام ایک دین ہے جو ریاست کے ہر پہلو میں ایک منفرد نظریہ اور انتہائی کامیاب حل فراہم کرتا ہے اسلام میں ریاست کی حاکمیت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جبکہ خلافہ اس کی دی ہوئی طاقت کو امانتداری سے استعمال کرنے کا پابند ہے جبکہ مسلمان ممالک میں آج اس نظریہ کی عدم موجودگی ہے

"وہ وقت یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بھیجنے والا ہوں" القرآن

3) اسلامی اقدار کو نظر انداز کرنا

مغربی رسم رواج اور نمونہ حیات کی پیروی کرتے ہوئے آج مسلم امہ اپنی قیمتی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھی ہے۔ اسلامی اقدار اس چیز کا مطالبہ کرتی ہیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کے کاموں میں تعاون کرو۔ یہ اتحاد کی ہی دولت تھی کہ مسلمان غزوہ بدر سے لے کر غزوہ تبوک تک کم تعداد میں ہونے کے باوجود کافر فوجوں پر غالب تھے علامہ اقبال فرماتے ہیں

"یورپ کے طرز زندگی نے مسلم امہ کو منتشر کرنے کے لیے ایک کیٹاکسٹ کا کام کیا ہے لہذا آج مسلم اپنی اقدار بھول بیٹھے" اقبال

تھے تو آبا ہی تمہارے مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو اقبال

تاریخ: M T W T F S

4) وسائل کا غیر جانبدارانہ نظام کی عدم موجودگی

مسلم اقوام میں وسائل کا مسلم اقوام کے لیے اور ایک دوسرے کے اجتماعی فائدے کے لیے استعمال نہ کرنا آج کے مسلمان حکمرانوں کے منتشر نظریات کی نشاندہی کرتی ہے۔ مسلم امہ کا ایک ادارے اور اصول سے باہر ہو کر بیرونی ممالک سے تجارتی تعلقات بڑھانا اور وسائل کو ان کے استعمال میں دینے کی وجہ سے مسلم امہ اس بدحالی کا شکار ہے

5) مغربی ممالک کی طرف جھکاؤ اور مسلمانوں کے درمیان نااتفاقی

مغربی ممالک کی طرف معاشی اور ملٹری جھکاؤ مسلمانوں کو اندرونی طور پر کمزور کرتا ہے جس کے باعث مسلم حکمران ایک متحد نقطہ پر جمع نہیں ہوتے اور بیرونی قوتوں کے ذریعے سے ایک دوسرے کے خلاف استعمال ہوتے ہے

6) جدید علم کی کمی اور مسلم امہ کا انتشار

عرب کے مسلمان تعلیمی میدان میں آگے جانے کی وجہ سے مسلم ریاست عروج کے منطقی زاویے پر پہنچی۔ لیکن آج کے دور مسلم امہ تعلیم، طب اور ٹیکنالوجی کے میدان میں یورپ کے زیرِ سایہ ہے

M T W T F S

تاریخ:

7) بیرونی سازشیں:

افغانستان سے لے کر سعودی عرب تک
اور مصر سے لے کر ترکی تک تقریباً 57 مسلم
ممالک جو کہ دنیا کی آبادی کا 21% ہیں ایک
نقطہ پر جمع نہ ہونا بیرونی سازشوں کا نتیجہ ہے
صرف ~~ما~~ عقیدوں کے اختلاف پر مسلم ممالک کو زیر
رہنا نا مساعد تی اتحاد کی محرومی کو یقینی بناتا ہے

8) انفرادی فائدے کو اجتماعی فائدے پر فوقیت:

مسلم امہ میں آج کے دور میں
بھائی چارے اور ایثار کی قربانیوں کا جذبہ میں
واضح کمی پیش آئی ہے جس کی وجہ سے مسلمان
انفرادی فائدے کو اجتماعی فائدے پر ترجیح
دینے لگا ہے جو کہ انتشار کا سبب ہے

اسلامی تعلیم کے مطابق حل:

1) خلافت کے نظام کو رائج کرنا

اسلام ایک توحید پر مبنی دین
ہے جو ریاست کی حاکمیت کا اختیار صرف
اللہ کو دیتا ہے کہ خلیفہ اسی کی دی ہوئی
طاقت کو لوگوں کی فلاح اور مسلم امہ کے فائدے
کے لیے امانت کے طور پر استعمال کرتے
ہیں۔ اگر یہ نظام آج رائج کیا جائے تو مسلم قوم ایک
فورم پر جمع ہو سکتی ہے

2) اسلامی تعلیمات اور اجماع و اجتہاد کو اُجاگر کرنا:

مغربی میڈیا سے تعلیمی مواد بھیجنے کے بجائے مسلم ممالک میں تعلیمی مواد بھیجنے نے ہمیں مغرب کا محتاج بنا دیا ہے اور اسی بنیاد پر مسلم اسلامی زریعے کی بجائے باہمی اختلافات کا حل ایک دوسرے سے دوری میں دیکھتے ہے

3) مسلم آرگنائزیشن 'OIC' کی مضبوطی:

او آئی سی ایک ایسی مسلم آرگنائزیشن اور فورم ہے جو مسلم اُمہ کو ایک وحدت کا داعی بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے اگر اس فورم کو اسلامی نظام حکومت میں ڈھالا جائے جہاں کے اصولوں پر چلائے جائے تو یہ NATO جیسی خدمات سرانجام دے سکتی ہے

او آئی سی کے نیچے متحد ہونے کے طریقے:

1) جدید تعلیم کا حصول اور مسلمان معاشرے میں شعور کو بیدار کرنا

مسلم اُمہ ایک دوسرے ممالک میں جدید علم کے مواقع کھول سکتی ہے جس مسلمان اقوام کی یورپ کی یونیورسٹیوں سے منحصر ہونا کافی حد تک کم ہو گا اور مسلم اقوام کو

(M)(T)(W)(T)(F)(S)

گوگوبل سیاوتھ سے گوگوبل ناردرن کی طرف سفر کو
ہمیں یقینی بنائے گی۔

12 معاشی طور پر باہمی تعاون :

باہمی وسائل کا استعمال اور مسلم
ممالک کا مختلف معاہدات پر اکٹھا ہونا
معاشی نقصان کو کم کر سکتا ہے اگر مسلم اقوام
معدنیات، تیل اور کوئلہ اور زراعت
کی مصنوعات کا آپس میں تبادلہ کریں تو یہ انتہائی
فائدہ مند ثابت ہو سکتا۔

13 مشترکہ دفاع کا انتظام :

نیٹو کلیدی خطرے نے اکیسویں صدی میں
سکیورٹی کی تعریف ہی تبدیل کر دی ہے اگر مسلم اقوام
ایک فورم پر اکٹھے ہو کر مشترکہ دفاع جیسا کہ پاکستان
اور سعودیہ نے کیا، کریں تو کسی بیرونی طاقت کے
حملہ ور سے بچاؤ بہت حد تک ممکن ہے

14 جدید ٹیکنالوجی (اے آئی) کے لیے متحدہ لائحہ عمل :

معاشرے اور مسلم اقوام
کے لیے جدید ٹیکنالوجی یعنی اے آئی ایک
اہم چیز ہو سکتا ہے اگر مسلم اقوام اس کو

M T W T F S

تاریخ: _____

مسئلے کے ایک متبادل پالیسی جاری کریں تو مسلم اقوام میں ٹیکنالوجی کے ذریعے غلط اخبار پر قابو پایا جا سکتا۔

5) مشترکہ انصاف کا ادارہ:

مسلم اقوام کے مسائل کو حل کرنے کے لیے OIC کے تحت مشترکہ انصاف کا ادارہ بنائے جو انصاف کی بنیادوں اور اتحاد کی دیواروں کو مدنظر رکھتے مسائل کا حل دے تو مسلم اقوام میں بیرونی و اندرونی مسائل کے لیے انسان کا شکار نہیں ہوگی۔

6) فلاحی اور حادثاتی نقصان کے بچاؤ کے لیے اتحادی تعاون:

مسلم اقوام اپنے اجتماعی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق اگر فلاحی بنیادوں کا وجود کا حق قرار لکھنا چاہیے ہیں تو ضروری ہے کہ ایک فلاحی اور حادثاتی نقصان کو پورا کرنے کے لیے باہمی تعاون کا نظریہ قائم کیا جائے۔

محاکمہ:

مذکورہ بالا تمام اقدام کو اٹھاتے ہوئے مسلم اقوام اپنے درمیان باہمی تعاون کی فضا پیدا کر سکتی ہے۔ ان کے ذریعے اپنی انفرادی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر مسلم امہ کا کھویا ہوا مقام و وقار حاصل کر سکتا۔